بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

قادیان دار الامان ۱۵ ذی قعدہ ۱۳۱۷ھ ۱۷ مارچ ۱۹۰۰ء

جلد ۴ — نمبر ۱۰

قیمت اخبار عام سے سالانہ ۳ پیشگی اور خواص اور معاونین جو کچھ لطف فرماوین

شیخ یعقوب علی (تراب) ایڈیٹر

خطبہ

جو حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب ایدہ اللہ نے ایک جمعہ میں پڑھا

الحمد للہ رب العالمین ۔ الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

ن ۔ والقلم وما یسطرون ۔ ما انت بنعمۃ ربک بمجنون ۔ وان لک لاجراً غیر ممنون ۔ وانک لعلیٰ خلق عظیم ۔

قسم ہے دوات اور قلم کی اور اون باتوں کی جو دوات اور قلم سے لوگ لکھتے ہین تو اپنے رب کے فضل کے ساتھ مجنون نہین ہے ۔ تجھے تو اتنا بڑا اجر ملنے والا ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا اور تو تو بڑے بھاری خلق پر ہے ۔

اس آیت کے پڑھنے سے میری غرض یہ ہے کہ یہ دکھایا جاوے کہ اللہ جلشانہ کے نزدیک سچا عظیم الشان نشان جو کبھی نہیں مٹ سکتا اور قیامت تک پرانا نہین ہوسکتا کیا ہے ؟ اور اس عظیم الشان صفت کا اظہار کیا جاوے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین ہونے کا فخر بخشا ہے ۔

جس قدر نبی دنیا میں آئے اُن سب پر ہم ایمان لاتے ہیں اور کبھی کسی نبی کی نسبت ایک لحظہ کے لئے بھی بیہودہ خیال کرنا یا ہتک کرنا ایمان اور اسلام کے خلاف سمجھتے ہین ۔ لیکن یہ امر خدا تعالیٰ کی مشیت ازلی مین تھا کہ آخری زمانہ میں ایک ایسا رسول ہو (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کی شان کو کوئی دوسرا نہ پہونچ سکے جس پر جمیع کمالات نبوت فطرتی طور پر ختم ہو جائین ۔ اور جس کا دامن رسالت قیامت تک دراز ہو ایسی صورت مین ضروری تھا کہ اوسکے معجزات اور خوارق بھی ابدی اور غیر فانی ہون اور اُن پر نسخ وفسخ ومسخ کی موت وارد نہ ہو بلکہ زمانہ کی درازی کے ساتھ اوسکے اعجازی نشانوں کی عظمت اور قوت اور بھی بڑھتی جاوے ۔

لاریب موسیٰ علیہ السلام کو ید بیضا اور عصا دیا گیا اوس کو بڑا بھاری فرقان یعنے دشمنوں پر فتح پانا عطا ہوا ہمارا ایمان ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عصا اور ید بیضا سے دشمن کو زیر کیا ۔ مگر آج نہ وہ عصا ہے اور نہ وہ ید بیضا ۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے بڑے بڑے مبروصوں اور مجذوموں کو جو بہودیت کے فساد خون کے سبب گل سڑ گئے تھے پاک کیا اور اون بہتوں کو زندہ کیا جو قبروں میں گرمے ہوئے تھے ۔

مگر آج کوئی قوم ایسی نظر نہین آتی جو اپنے آپ کو اون پاک شدہ کوڑہیوں کی طرف منسوب کرتی ہو۔ اور نہ کسی ایسے انسان کا پتہ چلتا ہے جو مسیح علیہ السلام کی تعلیم پر پورے طور پر عمل در آمد کرنے کی وجہ سے اس قابل ہوگیا ہو کہ اون بھولی بسری باتوں کو جو آج کہانیوں اور قصّون کے رنگ میں پائی جاتی ہیں عملی طور پر دکھا سکے نوح علیہ السلام کو ایک بڑا عظیم الشان فیصلہ کن نشان کشتی کا دیا گیا تھا مگر آج اوس کشتی کا پتہ نہین چلتا اسی طرح پر نہ کسی ناقہ کا پتہ چلتا ہے نہ اُس کے امتیاز اور گھاٹ کا۔ غرض دنیا کی تاریخ چھان ڈالو کہین ان باتونکا نام و نشان تک نہین ملے گا یہ جو کچھ ہوُا خدائے تعالیٰ کے ارادے سے ہوُا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم النبیین ہونے کا فخر عطا ہوُا اور تمام صداقتوں اور تعلیموں کو آپ کے پاک وجود مین جمع کر دیا گیا کیا زبردستی ایسا ہوگیا؟ یا خود بخود ایسا خطاب مل گیا؟ نہین بلکہ طبعی طور پر تمام کمالات نبوت آپ کی ذات میں ختم ہوگئے اور ایک ایسا زندہ نشان آپکو دیا گیا ہے جو قیامت تک حی و قیوم خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت اپنے ساتھ رکھتا ہے بلکہ جس نے اون تمام گذشتہ مقدسین اور اونکے اعجازون کو اپنے دم سے زندہ کیا ہے۔ سچ پوچھو تو نوح۔ موسیٰ۔ عیسےٰ وغیرہ جملہ انبیاء علیہم السلام فوت ہو چکے تھے اور مدت دراز گذر گئی تھی کہ اہل زمین اون کے نامون اور معجزات کو ایک کہانی سمجھ چکے تھے۔ مگر اوس اعجاز نے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا۔ اُن سب کو از سر نو زندہ کیا اور بقائے دوام کا تاج اون کے سر پر رکھا۔ وہ نشان وہ زندہ اعجاز۔ وہ ید بیضا وہ عصا وہ فرقان وہ ناقہ وہ کشتی وہ مبروصون اور مجذومون کو پاک کرنے والا دم کیا ہے؟ قرآن کریم!!!

یہ زندہ نشان اور کبھی نہ مٹنے والا معجزہ ایسا ہے کہ تمام دنیا کے عقلاء جو کچھ روح کی فلاح اور آرام کے لئے تجویز کر سکتے ہیں اوس سے بہتر مفید احسن آسان ترین قرآن کریم میں موجود ہے۔

اوس دن کی لذت اور ذوق سے میری روح آج تک بھری ہوئی ہے جب کہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے نشہ مین سرشار ہو کر یہ کہا کہ "آپ ہی ایک ایسے رسول ہین جنکا زندہ کارنامہ ہم دنیا مین پاتے ہین" حقیقت میں غور کرو۔ جیسا مین نے ابھی کہا ہے۔ قرآن کریم کا احسان نہ صرف دنیا پر ہے بلکہ کل نبیوں پر بھی احسان ہے۔ خدا کے لئے غور کرو!!! سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کو کیا بنا رکھا تھا۔ یہودیوں نے تو اُس معصوم انسان کو عیاذاً باللہ ملعون کہا اور اپنی حرامکاری کی وجہ سے معاذ اللہ حرامی بھی کہا مگر افسوس تو یہ ہے۔ کہ جو قوم آپ کی حمایت کے لئے اٹھی اور جس نے اپنے خیال میں آپ کی بہت عزت و توقیر کی۔ وہ بھی بجائے اس کہ ملعون یہودیوں سے سچا انتقام لیتے اور خدا کے اس مقدس کی تطہیر کرتے اونہوں نے اوس کو الگا اونکا قادر مطلق خدا اور معاً ملعون اور ہاویہ مین داخل ہونے والا تسلیم کیا۔
آہ! صد آہ!!!

ان مادی جہان کے فرزندون اور عقل کے پرستارون نے جو عزت اور رتبہ کے مفہوم کو سمجھنے کے بڑے مدعی ہین۔ اتنا بھی خیال نہین کیا کہ اس سے اُس مقدس راستباز کی کس قدر توہین ہوتی ہے۔ اور اون کی محبت اور دوستی اوس عاجز ضعیفہ کے بیٹے کے حق مین کس قدر عداوت ہے۔ انسان کا بڑا فخر تو یہ ہے کہ وہ خدا کے حضور عبد اللہ ہونے کا فخر کرے۔ مگر گمراہ قوم نے مسیح کو اولاً خدا بنایا اور پھر ملعون قرار دیکر خدا میں اور اوس میں دائمی بُعد ڈلوا دیا۔

موسیٰ اور نوح وغیرہ انبیا علیہم السلام کی بھی اسی طرح پر توہین ہوئی ہے حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام پر ایسے گندے اور شرمناک حملے گئے ہیں کہ اون کے تصوّر سے روح کانپ اٹھتی ہے۔ اسی طرح پر حضرت لوط علیہ السلام پر حرف رکھا گیا ہے۔ اب اگر قرآن کریم کا پاک وجود دنیا مین آتا تو یقیناً سمجھو کہ دنیا ہلاک ہو چکی تھی اور زمین لعنت سے بھر گئی تھی۔ دنیا میں کسی راستباز انسان کا نمونہ موجود نہ تھا۔ حقیقی شرف اور منزلت انبیاء علیہم السلام کی اٹھ چکی تھی۔ مگر اوس برگزیدہ رسول پر بے انتہا سلام اور رحمت ہو۔ جس کے پاک وجود نے انبیاء علیہم السلام کے وجود کو گندے اور ناپاک بہتانون سے پاک کر دیا۔ اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم۔

قرآن کریم نے نہ صرف آنے والی نسلون کو زندہ کیا بلکہ مردہ نسلون کو بھی زندہ کر دیا ہے۔ وہ زبردست اعجاز جو ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوُا۔ اس قدر بیان کے بعد اب میں کسی قدر اختصار کے ساتھ بتلانا چاہتا ہون کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات مین کیا بیان فرمایا ہے۔ قسم ہے دوات اور قلم کی اور ان تمام مضامین اور صداقتون کی جو لوگ قلم سے لکھین تو مجنون نہیں ہے یعنے قیامت تک جسقدر مضامین دنیا لکھ سکتی ہے اون سے جب ثابت ہو گا یہی ثابت ہو گا کہ قرآن کریم کتاب حق ہے اور تو جو اوس کا لانے والا ہے لاریب تمام دانشمندون اور فرزانون کا معلم ہے اور ہرگز ہرگز مجنون نہین ہے کیونکہ مجنوں کی کارروائی بودی اور بے اصل ہوتی ہے۔ مجنون کا فعل نہ اپنی ذات کے لئے کارآمد ہوتا ہے اور نہ کسی دوسرے کے لئے مفید وہ فوری جوش کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس لئے

آتا فاتا اوس کی حالت میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے - مگر یہ رسالت کی کارروائی جسپر ہدایت اور اسلام کا بنیادی پتھر رکھا گیا ہے - یہ کبھی منقطع ہی نہ ہوگی - دنیا کی کوئی مزدوری ایسی نہیں جو منقطع نہ ہوتی ہو مصر کے بڑے بڑے میناروں کے بنانے والوں کا کوئی پتہ نہیں چلتا کہ وہ ایسے تھے یا ویسے یا اب کوئی مزدوری اون کی جاری ہو -

مگر مجھ پر ہمیشہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے فضل و انعام کا سلسلہ جاری رہے گا - دیکھ لو دنیا کا کوئی قطعہ یا حصہ ایسا نہیں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللھم صل علی محمد کا ورد نہ ہوتا ہو - اور کوئی وقت ایسا نہیں گذرتا کہ درود شریف نہ پڑھا جاتا ہو -

دوسرے یہ کہ یہ ہدایت کا کارنامہ جو مومنوں کی جان ہے اور جسکو عشق و محبت سے پڑھتے ہیں اور جس سے کئی کروڑ روحوں نے فائدہ اٹھایا ہے اس سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو فائدہ پہونچا غرض یہ سچ ہے کہ اگر سمندر سیاہی ہو جاویں اور درختوں کی قلمیں بنائی جاویں کہ کل دنیا کلمات اللہ کو لکھنا چاہے پھر بھی سمندر ختم ہو جاوینگے - مگر وہ نہ لکھے جاسکیں گے - میں سچے دل سے کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مزدوری کی کوئی انتہا نہیں زمین کی ریت اتنی نہیں آسمان کے تارے اسقدر نہیں دریا کے قطرے اتنے نہیں جتنا آپکا اجر ہے وہ وقت کیا تھا جب کہ مکہ میں یہ آیت اتری دو چار مسکین غلام اور دو چار اور برگزیدہ لوگ آپ کو جانتے تھے - اسوقت کسی کو کیا معلوم تھا کہ یہ مکہ کا فرزند کیا سے کیا ہو جاوے گا - مگر آج دیکھو کہ دنیا میں اوس نے کیا کیا ہے - اور پھر ایک اور بات پیش کی کہ انک لعلی خلق عظیم مجنوں درندے اور بھیڑیئے کی طرح ہوتا ہے مگر آپ کی سیرۃ کو پیش کرکے خدا تعالیٰ اس دعوے کی تائید فرماتا ہے کہ تو بڑے خلق پر ہے تیری سیرۃ فانی ہو سکتی ہی نہیں - آپ کے اخلاق پر اگر کچھ بیان کیا جاوے گو کتنا ہی مختصر کیوں نہ ہو یہ خطبہ اور اس جیسے بیشمار خطبہ بھی اوس کے متحمل نہیں ہو سکتے - مگر میں ان ایات سے ایک سبق اپنی قوم کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہر انسان بقا ردوام کا خواہشمند ہے اور مختلف طریق و طرز پر چاہتا ہے کہ زندہ رہے - مگر میرے دوستو! ان آیات پر غور کرو تو تم کو معلوم ہوگا کہ دنیا میں کامل زندگی جسکا اجر کبھی ختم نہ ہو اور قیامت تک مل سکے اور قومیں ہمیشہ سلام بھیجتی رہیں وہ اس حقیقی معجزے سے ملتی ہے جو قرآن کریم ہے جو انسان قرآن کی سایہ کے نیچے آتا ہے وہ بقا باللہ کا درجہ حاصل کر لیتا ہے - میری روح اس بات کے تصور سے خوش ہوتی ہے کہ آج ساری دنیا میں سایہ اور ظل کے طور پر یہ خلق عظیم ہمارے امام ایدہ اللہ کو دیا گیا ہے - یہ زمانہ اس قسم کا علمی زمانہ ہے کہ اگر کوئی انماری کو جلادے یا چوہے اور گلہری کو سانپ بنادے تو تھوڑی دیر کے لئے لوگ حیران تو ہو جاوینگے مگر خدا کی عظمت اور جلال اور گناہ اور ناپاکی سے نفرت پیدا نہ ہوگی - خدا تعالیٰ نے جیسا کہ ابتدا میں قرآن کریم کا علمی اعجاز تجویز فرمایا تھا - اس زمانہ میں جب کہ شکوک کو کثرت ہو گئی اور خدا پرستی اٹھ گئی ایسا ہی تقاضا کیا ہے - کہ قرآن کریم کے رنگ میں قرآن کریم کی عظمت کو ظاہر کیا جاوے چنانچہ آج یہ معجزہ امام کے کلام قلم اور دوات میں رکھا ہے یہ خدمت جو امام الزمان سے ہو رہی ہے وہی خدمت ہے جو قرآن کریم نے کی جیسے قرآن کی مزدوری غیر منقطع ہے اسی طرح سلطان القلم کے قلم کی مزدوری غیر فانی ہے - پھر خدا تعالیٰ کا کیسا احسان ہے کہ جہاں قلم کا نشان دیا اوس کے ساتھ ہی خلق فاضلہ کا نشان عطا فرمایا تاکہ ظل اصل کے تابع ثابت ہو جاوے براہین احمدیہ میں یہ الہام پچیس برس سے درج ہے -

انک لعلی خلق عظیم -

غرض یہ نشانات ہیں جو ایک صادق کی شناخت کا معیار ہو سکتے ہیں الحمد للہ ہم نے ان نشانات کو دیکھا اور صادق کو پہچانا ہے - خدا تعالیٰ ہم پر ایسا فضل کرے کہ اس فضل اور احسان کی قدر کریں اور وہ چال چلن بناویں جو اوس نے پسند کیا ہے اور جسکی اسکی پاک کتاب نے تعریف کی ہے +

آمین

مدرسہ تعلیم الاسلام میں دینیات کی شاخ

ہم نہایت مسرت کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی مجلس منتظمہ نے مدرسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ ایک جدید شاخ دینیات کی کھولدی ہے - اس کے متعلق ہم ایک ضروری مضمون اگلی اشاعت میں شائع کریں گے جن میں اپنے خیال کے موافق مجلس منتظمہ کو بعض ضروری امور قابل توجہ سے بحث کریں گے - انشاء اللہ سردست ہم اپنے ناظرین اخبار کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس شاخ کی ہر طرح سے مدد کریں - چونکہ دینیات کے ساتھ مسلمانوں کی بدقسمتی سے امرا کو تو دلچسپی رہی نہیں - اس لیئے اس میں عموماً غربا کے لڑکے آئیں گے - اس لئے اون کی رہائش اخراجات تعلیم وغیرہ کل ضروریات کا بوجھ مجلس منتظمہ کے ذمہ ہوگا - پس ضروری ہے کہ ہر ایک قسم کی ضروری امداد اس شاخ کو دی جاوے -

مولا کریم کی ہستی پر چند باتیں

(جو حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ کی بیاض سے لی گئی ہیں)

ہمیں جسقدر قوائی عطا ہوئے۔ وہ سب کے سب مفید اور مثمر ہی ثابت ہوئے خود ہمارے تمام علوم ہمارے حواس خمسہ اور ہمارے قوی طبعیہ سے شروع ہوئے ہیں۔

بصر۔ اذن۔ لامسہ۔ شامہ۔ ذائقہ اعضاء تنفس۔ قوت جذب تغیر۔ مصورہ سب کے سب مفید ثابت ہوئے۔

سمع ہی سے پہلے میں نے اپنے الحمد رب العالمین۔ رحمن۔ رحیم۔ مالک یوم الدین کا نام سنا۔ اور آج بعد ترقیات جو غور کیا تو تمام علوم کے آلات اور دینوی انتظامات میں سمع ہی کو یا سمع کو بھی ایک عظیم الشان آلہ پایا۔ ماں باپ کو سمع سے ماں باپ یقین کیا۔ اور اون کے اموال۔ عزہ قوم سے اس یقین پر نفع اٹھایا ... سکر ... کے بعد پہونچے۔ سیر و سیاحت۔ تجارت و زراعت۔ ملازمت کی جزئیں سمع سے شروع ہوئیں۔ زبان سمع سے سیکھی ماں آماں۔ ابا پانی سمع سے پایا یہ ضرور ہے کہ سمع میں غلط جزیں اور غیر واقعی امور بھی پہونچتے ہیں مگر ایسے مشکلات علوم صحیحہ سے مانع نہیں ہو سکتے ایک کی غلط بیانی دوسرے سے دریافت پر معلوم ہو سکتی ہے والا تیرے سے ذلیل جلد۔

میرے مولی تیرا نام سنا ماں سے ابا سے اخوان سے احباب سے اساتذہ سے اور تجھے عین حسب الفطرۃ مانا اور تجربہ پر یقین کیا کہ تو ہے اور ضرور ہے پھر بڑے ہوئے اور آزاد ہوئے تو تیرا ہونا اون سے سنا جنہوں نے تجھ سے یا جن سے تو نے مکالمہ کیا اور اون کی سامعہ کو اپنے کلام سے معزز و مسعود فرمایا۔ پھر بڑے تو اسلام نصرانیت یہودیت۔ مجوسیت یعنے مجوس ایران والہند آریہ۔ براہمہ سے آخر اسلام کے امام الوقت راستباز سے پھر آخر تو جانتا ہے کہ تجھ سے ہاں تجھ سے۔ ناتجربہ کار ہیجری نے غلط کہا ہاں تجھی سے کہ میں جمع القرآن فقد نقص و نقصان۔

بطن الانبیا صامت* اس پاک عنایت کا مکالمہ تیرا ہی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اون کو مجاز بولنے پر مجبور کر دیا ہے اور اس کو ... پر دکھ دہ رہ کے کنارے پر کہ ہم کیا کریں۔

---

* یہ حضرت مولانا الکرم کا الہام ہے آپ نے بارہا ذکر کیا ہے کہ ایک بار میں معمول سے کسی قدر زیادہ کھانا کھا گیا۔ پیٹ میں ریح ہوئی اوس پر مولا کریم نے مجھے فرمایا بطن الانبیا صامت یہ الہام آپ کے وارث علوم الانبیا اور معلم القرآن ہونے پر ایک زبردست شہادت ہے اور خود حضرت اقدس امام الزمان سلمہ الرحمن نے آپ کی نسبت فرمایا ہے کہ مولوی صاحب کی تفسیر آسمانی تفسیر ہوتی ہے (ایڈیٹر) سلسلہ بہی مولانا کے الہام ہیں یہاں اون کو صرف اس وجہ سے حضرت مولانا نے درج فرمایا ہے چونکہ آپ خدا تعالی کی ہستی پر وجوہ ایمان سے ایک وجہ یہ بھی لکھ رہے ہیں کہ تجھ سے بھی سنا اس لئے اس کے ثبوت میں یہ چند الہام لکھے ہیں یہاں اون کی تشریح کی ہم کو کوئی ضرورت نہیں۔ خود مولانا صاحب نے نہیں لکھی اور عند الدریافت۔ یہہ اپنے خاص اسرار بتلائے

(ایڈیٹر)

اور تو نے اس اپنے بندے کو جو میری لوح عاکر رہا تھا کہا وتلک الامثال نضربہا للناس۔ کیا دنیا میں سمعی یقینیات کی شہادت اس سے زیادہ ملنا ممکن ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔

یہی امر ملائکہ اور کتب اور یوم آخرت کے عجائبات پر بھی بس نہیں بلکہ نبوت و قدر کے مسئلہ پر بھی گو دونو اور ذرایع سے بھی ثابت ہو چکے ہیں۔

*احادیث پر اعتراض بھی اسی کے لگ بھگ ہے۔ کیا سمعیات میں اگر غلطی موجب عام عدم اعتبار ہے تو تمام سمعیات کا انکار کرنا پڑیگا اور یہ بداہت غلط ہے۔ تعجب تو اُن پر ہے۔ جو ان تعقل احد بہا پر یقین لاتے اور اوس کے آگے تتذکر احد بہا الاخری پر ایمان رکھتے ہیں اور پھر احادیث کے اس لئے منکر ہیں کہ بعض احادیث پر جرح ہو سکتی ہے حالانکہ لغت صرف و نحو اس کے بھی مابعد ہے۔ اور اسکے راوی بہ نسبت عظیم الشان تابعین کے بالکل ہیچ میرز ہیں۔

پس

جو لوگ حواس سے کام نہیں لیتے وہ مصداق صم بکم عمی فہم لا یرجعون۔ او فہم لا یعقلون

---

*حاشیہ۔ ہم ذرا تفصیل کے ساتھ اس امر کو بیان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں بعض ناعاقبت اندیش احادیث پر اعتراض کرتے ہیں کہ چونکہ یہ سمعی باتیں ہیں اور بعد از وقت لکھی گئی ہیں لہذا قابل یقین نہیں ہیں؟ اس کے جواب میں حضرت مولانا صاحب نے لکھا ہے کہ اگر تمام سمعیات قابل اعتبار نہیں ہوتیں تو پھر دنیا میں کسی چیز پر بھی اعتبار نہیں رہیگا۔ اور سب سے انکار کرنا پڑیگا والدین کے والدین ہونے سورج کے سورج ہونے غرض ہر ایک شے کے وجود میں شک کرنا پڑیگا یہانتک خدا تعالی کے وجود میں بھی اور تمام حقائق الاشیاء سے منکر ہونا پڑیگا جو بداہت باطل ہے پس معلوم ہوا کہ اعتراض احادیث کی عدم صحت پر صحیح نہیں ہے (ایڈیٹر)

خلافت راشدہ میں سے چند پیراگراف

سلسلہ کیلئے دیکھو نمبر ۹

قرآن کریم میں بھی بعد ان ثمار کے جو یہاں کے حسی ثمار سے لفظاً متشابہ واقع ہوئی ہیں لقاء الہی اور رضوان اللہ اور تکلیم اللہ کو غایت فلاح اور فوز قرار دیا ہے۔

قرآن کریم کا یہ مذہب ہے کہ جیسے اس مادی اور جسمی عالم میں انسان کے اعمال پھل لاتے ہیں۔ اور اسی مادی عالم کی آب و ہوا میں صرف مادی اشیاء پھل لاتی اور مقداری چیزیں ہی ظہور کا رنگ پکڑتی ہیں۔ اس لطیف عالم میں جہاں خدا تعالیٰ کی تجلی اس مادی عالم کی نسبت دوچند ہو جائے گی انسان کے اعمال کی روحانیت اور کیفیت بھی پھل لائیگی اور یہ روحانی تخم مادی اور حسی شکل میں جلوہ گر ہوگا۔ درحقیقت وہ عالم خدا تعالیٰ کی تجدد خالقیت اور عجیب بدیع و فاطر ہونیکا ثبوت اور مظہر ہوگا اس عالم کا ادنیٰ اور مشابہ ثبوت اس مادی عالم میں عالم رویا ہے جس میں کیفیات کو کمیات کے پیرایہ میں دکھایا جاتا ہے جیسے علم کو دودھ کی شکل میں دکھایا گیا اور طرح طرح کے اخلاق فاسدہ اور اعمال ردیہ سانپوں اور بچھوؤں اور بھیڑیوں اور درندوں کی شکل میں نظر آتے ہیں اور بعض وقتوں میں ایک مادی شے ایک اور مادی رنگ میں دکھائی جاتی ہے جیسے دو جھوٹے نبوت کے مدعی حضرت صادق مصدوق علیہ السلام کو دو سونے کے کنگنوں کی شکل میں نظر آئے۔ بجز سخت شراب خوار دماغ کے ہر ایک سلیم الفطرت ایسے حقایق رویا میں دیکھتا ہے اور یہ سائنس منجملہ قوائے انسانی کے علوم کے ایک حقیقی اور بانتیجہ سائنس ہے مگر افسوس

بعض نادان یوروپ کے شراب خواروں کی پیروی کے سبب سے ان حقائق میں غور کرنے اور ان حقایق پر پہونچنے سے رہ گئے ہیں اور خدا کی کلام اور سنت خیر الانام کی پوری مخالفت کرکے رویا اور اسکی حقیقت حقہ کا انکار کر دیا ہے

قرآن کریم میں آیا ہے ویحمل عرش ربک فوقہم یومئذ ثمانیہ یعنے اس عالم میں تیرے رب کے عرش کو (عرش سے مراد خدا تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جو درحقیقت خدا تعالیٰ کے جمیع فیوض اور تجلیات کا ایک مقام یا اس عالم کی اصطلاح میں یوں کہو کہ ایک ریزروائر ہے اور تمام مخلوق پر بقدر مراتب فیضان الہی اسی واسطے سے تقسیم ہوتا ہے) آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے۔ یعنے وہی فرشتے (رب۔ رحمان۔ رحیم۔ مالک) جو اس عالم کی فطرت کے موافق اسوقت چار ہیں اس دوسرے عالم میں آٹھ ہو جائیں گے یعنے وہاں ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت اور مالکیت دوچند ہو جائے گی۔ اور اس دوچند فیضان کی قوی تاثیر سے ایک عجیب خالقیت کا عالم وہ عالم ہوگا۔ یہی کلمات طیبات جو خدا تعالیٰ کی تقدیس و تسبیح کے بارے میں ایک مومن کے مونہ سے نکلتے ہیں اور یہ اعمال صالحہ وہاں درختوں اور ثمروں اور نہروں اور دودھ اور شہد اور مے کی ندیوں کی شکل میں متمثل ہوں گے اور حقیقۃً انسان اون لذائذ سے متمتع ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کی حکیم کتاب میں اس سچے مسئلہ کے فلسفہ کو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا یعنے انسان ہر ایک قسم کی بینائی اور نابینائی اور سعادت و شقاوت کا سرمایہ یہیں

سے لے جاتا ہے۔

بعض نادانوں نے ایسا سمجھا ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے بے بنیاد ترغیبات و ترہیبات نیک نیتی سے بیان کی ہیں اور مقصد اتنا ہی ہے کہ اعمال نیک کے بجالانے اور بد سے بچنے کی راہ پیدا ہو جائے۔ افسوس اونہوں نے نہ تو کبھی خدا کے پاک نوشتوں میں غور کی ہے اور نہ انسان کی فطرت کے صحیفہ اور نہ قانون قدرت کے اوراق کا مطالعہ تدبر سے کیا ہے ورنہ تجہیل انبیاء اور خدا تعالیٰ کی صفات کی گورمنٹ کی تکذیب پر وہ آمادہ نہ ہوتے۔ غرض قرآن کریم نے دو عظیم الشان کام کئے ہیں جن کی وجہ سے آج سچے مسلمان سے زیادہ حقیقۃً آخرت و نتائج اعمال پر ایمان اور یقین رکھنے والا اور خشیۃ اللہ اور لوازم تقویٰ سے آراستہ کوئی فرقہ اور مذہب نہیں۔

پہلا کام یہ کیا ہے کہ ان مواعید کے مادی رنگ اور حسی صورت کے ساتھ ہی الفاظ اور بیان میں ایسا رنگ رکھا اور ایسا ڈھنگ ڈالا ہے کہ انسان معاً روحانیت کے عالم کا سراغ لگا لیتا ہے اور شرح صدر سے سمجھ جاتا ہے کہ یہ مواعید اس عالم کے اشیائے واقعۂ ثابتہ کے اظلال و آثار ہیں۔ مثلاً مے کے ذکر میں جہاں فرمایا ہے کہ اس سے نہ تو بہکیں گے اور نہ دردسر ہوگا اور نہ کوئی لغو حرکت اور کلام سرزد ہوگا بلکہ وہ مے طہور یعنے اخلاق کو پاک کرنے والی اور پورا تزکیہ و تصفیہ پیدا کرنے والی ہوگی اور وہ کافوری مے ہے کافور یعنے بہت کفر کرنے والی اور گناہوں کی فطرت ہی کو نیچے دبا دینے والی ہوگی اور وہ قواریر فضہ (فضہ کے معنے چاندی ہے اور عالم حقائق الاشیاء میں چاندی سے مراد محبت لی گئی ہے اور چاندی کے برتن میں پینے سے مراد یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی محبت کے جام

پلائے جائیں گے) اصل میں یہی ہونگے جو یہاں مومن نے اپنے اعمال حب الٰہی سے بنائے ہوں گے یہی معنے ہیں قدروھا تقدیرا کے اور وہ پانی ایسا ہوگا کہ اس کے بہر میں سڑنا نہیں ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ یہ صاف صاف اشارے ہیں کہ وہ مئے یہاں کی وحشگی اور رنج اور برانڈی نہیں ہوگی جس سے کوئی فسق و فجور نہیں جو پیدا نہیں ہوا اور کوئی تباہی ایسی نہیں جو اس ام الخبائث سے نظام عالم میں واقع نہیں ہوئی۔ جب یہ مواد اور اشیاء ہی نہیں جن سے وہ پاک اور سرور بخش مئے تیار ہوتی ہے تو اور روحانیت کس شئے کا نام ہے۔

غرض قرآن کریم نے ایک تو یہہ بڑا بھاری اور ضروری کام کیا ہے دوسرا کام یہ کیا ہے کہ تمام وعدے جو مومنوں [illegible] کے حق میں اسی جگہ پورے کرکے اور وعید اون کے اعداء کے بارہ میں پورے کرکے قیامت اور جزاو سزا کے مسئلہ کا یقین دلوں کو پلا دیا ہے۔ بنابراں میں بڑے زور اور یقینی دلائل کی بناء پر دعوےٰ کرتا ہوں کہ جنات انہار۔ انہار عسل۔ انہار لبن۔ انہار روح وراح یعنے انگوروں کے باغات اور گوری گوری اور موٹی آنکھوں والی خوبصورت عورتیں اور خوبصورت لولو تمثال غلام اور سونے کے کنگن اور حریر کے لباس یہ سب وعدے اسی جگہ اس عالم کی فطرت کے مطابق پورے ہوئے اور حضرت فاروق (رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ سے آپ کے مبارک عہد میں پورے ہوئے ایران کے کسریٰ اور امراء سونے کے کنگن [illegible] قیمتی جواہرات پہننے کے عادی تھے ان کی غیر مطموث دوشیزہ لڑکیاں اور ان کے زروجواہرات کے انباروں کے انبار حضرت عمر کی خلافت میں مدینہ طیبہ میں آئے اور شام اور مصر کی فتح نے باقی تمام مواعید کو پورا کر دیا حضرت عصمت مآب عفت کیاب شہربانو جو کسروی محلوں کی ناز پروردہ دوشیزہ تھی اور جو آج سادات کی قابل فخر ماں ہے حضرت فاروق کی جانفشانیوں کا صدقہ ہے جو جناب شیر خدا (رضی اللہ عنہ) کے پیارے بیٹے سیدنا حسین (رضی اللہ عنہ) کی قسمت میں آئی تھی۔ آہ آہ آہ اس قوم کی ناشکر گذاری اور کافر نعمتی!۔

ایک غور طلب بات

گو ہمارے ناظرین اوس اشتہار کو نہ بھولے ہوں گے جو اعلام کے عنوان سے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ نے چند ضرورتوں کی بناء پر اپنے دوستوں کی توجہ کے لئے شائع کیا تھا۔ تاہم مختصر طور پر اوسکا حاصل بالمطلب ہم یہاں بھی لکھہ دیتے ہیں اور وہ یہہ ہے کہ دارالامان میں آنے اور رہنے والوں کے متعلق چند ضروریات ہیں مثلاً نومسلموں کی ضروریات مسکین طالب علموں کے اخراجات بعض نادار مسافروں کے لئے واپسی کے واسطے زاد راہ اور کرایہ وغیرہ اس قسم کی ضروریات کو محسوس کرکے مولوی صاحب نے وہ اشتہار جاری کیا تھا جس پر صرف چند دوستوں نے مولوی صاحب کا ہاتھہ اس کار خیر میں بٹایا۔ مگر مدرسہ تعلیم الاسلام کے جاری ہونے پر مجلس منتظمہ کی رائے سے اس مد کا جسقدر روپیہ تھوڑا یا بہت تھا وہ مساکین فنڈ کے نام سے مدرسہ میں لیا گیا۔ ہم اس وقت یہہ نہیں لکھتے کہ یہ اچھا ہوا یا برا۔ کیونکہ مجلس منتظمہ کے متدین اور بہی خواہ ممبروں کی تجویز سے ہوا لیکن اس میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا کہ مدرسہ کا مساکین فنڈ صرف طلباء مدرسہ ہی کی کفالت کرتا ہے اور کرے گا نہ اون ضروریات کا متکفل ہوگا جو اعلام کے شائع کرنے کے وقت ملحوظ رکھی گئی تھیں۔ اور جو اب تک بعینہٖ موجود ہیں۔ لہذا ہم ناظرین اخبار کو توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ وہ اس کار خیر میں حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کا ہاتھہ بٹائیں اور اُن کو ہر قسم کی مناسب امداد دیں۔ مثلاً ہر قسم کا کپڑا زنانہ یا مردانہ کرتے پاجامے۔ ٹوپی۔ پگڑی وغیرہ جو کسی کو میسر آئیں بھیجتے رہیں۔ [illegible] حدیث۔ لغت۔ طب وغیرہ اور اہل دول اصحاب روپیہ پیسہ سے مدد کریں۔

غرض جو کچھ کسی سے ممکن ہو اون کے پاس بھیجتے رہیں۔ مولانا موصوف کے پاس مفصل حساب رکھا جاتا ہے اس سلسلہ کے مدد کرنے والے اصحاب کی مرسولہ اشیاء یا زر نقد کی رسید بذریعہ الحکم شائع کردی جایا کرے گی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس ضروری کام پر پوری توجہ ہوگی +

جامع مسجد کی توسیع کا کام شروع ہے اکثر احباب کو حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے ذریعہ سے اطلاع ہو چکی ہے۔

ترجمۃ القرآن

مندرجہ ذیل احباب نے بطور اعانت قیمت پیشگی عطا فرما کر کارخانہ کو مشکور فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزا۔

خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب ۱۰ر
میاں ہدایت اللہ صاحب تانگہ ایجنٹ ۸ر
بابو غلام حسین صاحب سٹیشن ماسٹر مظفر گڑھ ۸ر

جدید درخواستیں

بابو محمد صاحب ہیڈ کلرک انبالہ چھاونی ۱ جلد
شیخ نور احمد صاحب جالندھر ۱ جلد
چوہدری محمد حسین خان گرداور قانون گو و ڈالہ سندھواں ایک جلد

کسر صلیب کی ابتدا یعنے وہ مباحثہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور عیسائیان امرت سر کے درمیان ۱۸۹۳ء میں ہوا تھا۔ اس مباحثہ کی ایک ایک کاپی ہر دوست کے پاس ہونی ضرور ہے۔ ۸ر قیمت پر بلا محصول ڈاک دفتر اخبار الحکم سے مل سکتا ہے۔ اور نور احمد صاحب مالک مطبع ریاض ہند امرت سر سے بھی مل سکتا ہے +

اشتہار

نمبر ۳ سر رشتہ میونسپل کمیٹی امرت سر

میلہ مال مویشی و اسپان بساکھی ۷۔ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر ۱۶ر۔ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء تک امرتسر میں قرار پایا ہے اس لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ مبلغ دو ہزار دس روپیہ مال مویشی کو مطابق شرائط مندرجہ فہرست انعام کے جو مشتہر کی گئی ہے دیا جاوے گا اور مبلغ چار سو روپیہ گھوڑوں کو انعام دیا جاوے گا۔

اگر کسی کو فہرست انعام درکار ہو تو درخواست بھیجکر منگوا لے مویشی قابل انعام تاریخ تشخیص انعام سے پہلے داخل احاطہ انعام ہونے چاہئیں ورنہ قابل انعام تصور نہیں ہونگے اور مادہ گاوان قابل انعام کے دودھ کا امتحان تاریخ تشخیص انعام سے تین روز پہلے کیا جاوے گا یعنے ۱۱ و ۱۲ و ۱۳۔ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء کو دو وقت صبح اور شام دودھ دوہ کر وزن کیا جاوے گا۔ اور نیز میلہ اسپان بھی حسب دستور اسموقعہ پر ہوگا فروخت اسپان پر اگر یہ فیصدی محصول لیا جاوے گا اور واضح ہو کہ میلہ مویشی میں جو محصول فیس وقت داخل ہونے احاطہ مین مال کے دیا جاتا ہے وہ بوقت واپسی یعنے باہر نکال لیجانے مویشی کے دروازہ پر واپس لیا جاویگا اور خریدار مال کے پاس رسید بطور سند وصول یابی قیمت کی رہے گی +

المشتہر

مسٹر جے۔ جی۔ ایس صاحب بہادر سکرٹری میونسپل کمیٹی امرت سر +

گارنٹی ۵ سال

خرچ ڈاک معاف

ہماری خاص بنوائی ہوئی راسکوپ سٹیم واچ

قیمت درجہ خاص جس پر قطب نما ہے ۵ روپیہ۔ قیمت درجہ خاص جسکی چابی میں قطب نما ہے ۵ روپیہ۔

پشت ہا پشت تک ورثاً پہونچنے والی گھڑی

اگر آپ چاہتے ہیں کہ روز روز کی گھڑیوں کی خریداری سے خلاصی پائیں تو ہمارے ہاں سے صرف ایک گھڑی موسومہ بہ راسکوپ منگا لیجئے تو آپ کو عمر بھر کے لئے خدمت کرنے والی گھڑی تھوڑے داموں میں ملجائیگی۔ راسکوپ کا نام کسی سے چھپا نہیں۔ یہ گھڑیاں اسی اصول پر بنی ہوئی ہیں البتہ زیادتی اس میں یہ کردی گئی ہے کہ پرزوں پر سونہری گلٹ کرایا گیا ہے۔ دوسرا یہ کہ جب اس کی چابی پوری ہو جاتی ہے تب بھی بھرتی جاتی ہے تاکہ زیادتی چابی سے سپرنگ نہ ٹوٹے جیسا کہ اور گھڑی کے ٹوٹ جاتے ہیں۔ قد برابر اس تصویر کے ہے۔ چینی کا سفید اور رنگدار ڈائل ہے۔ سوئیاں پھرانے کے لئے بیرونی پن لگا ہے۔ دیکھنے میں خوبصورت اور پائیداری میں لاثانی ہے۔ یہ گھڑی افسران بارگ ماسٹری۔ جنگلات۔ پولیس و ریلوے کے لئے نہایت مفید ہے۔ سواری کے کام کی عمدہ ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔

چند شہادتیں سیٹھ لیسٹن جی سپرنٹنڈنٹ دفتر لینڈ ریکارڈ لاہور۔ بابو جیون مل سٹیشن ماسٹر لکھتے ہیں کہ یہ گھڑیاں جو آپ سے خریدی ہیں عمدہ وقت دیتی ہیں۔ گھڑی کی قیمت بمقابلہ درستی وقت کے بہت تھوڑی ہے۔

کشن چند سدانند کمپنی لاہور انارکلی بانس منڈی

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ - اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھندجالا پڑوال غبار پھولا سبل سُرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص سرمہ سے فائدہ اُٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ عگر ممیرکا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ سے خالص ممیرہ فی ماشہ عسہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیئے - **المشتہر** پروفیسر میا سنگہ آہلو والیہ -

مقام بٹالہ ضلع گورداس پور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے - !

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرکا سرمہ جو سردار میا سنگہ آہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا - دُھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھہ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفلات میں جہان لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے -

راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - بی - ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرکے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگہ صاحب آہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمر ۲۸ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دلنے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑ سے تھے اوس کی آنکھین عرصہ سے سُرخ اور دکھتی رہتی تھیں اون مین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اوس کی بینائی مین اس قدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پر و سکتی تھی اور وہ اون اشیار کو جو اوس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین - صفائی سے نہین دیکھہ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی / راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان - ایل ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگہ نے تیار کیا ہے اُن مریضون پر جن کی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضون کے واسطے جن کی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دُھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایم ایل ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے -

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اوس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ سنہ ۱۸۹۹ء میں جمع کیا گیا ہے +

— انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر اخبار الحکم کے اہتمام سے چھپکر منیہ تعالی شائع ہوا -